فون نمبر ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۸ صفر ۱۳۹۱ھ / ۱۵ شہادت ۱۳۵۰ہش / ۱۵ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۸۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یقیناً سمجھو اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

اس کیلئے تمہیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے۔ یہ دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں

"کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کر سکتا جب تک باوجود اولاد کے بے اولاد نہ ہو اور باوجود مال کے دل میں مفلس و محتاج نہ ہو اور باوجود دوستوں کے بے یار و مددگار نہ ہو۔ یہ ایک مشکل مقام ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہیئے اسی مقام پر پہنچ کر وہ سچا خدا پرست بنتا ہے یہ جو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ میں شرک نہیں بخشوں گا۔ اس کا مفہوم نادانوں نے اتنا ہی سمجھ لیا ہے کہ اس سے بُت پرستی مراد ہے نہیں اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس سے وہ سب محبوب مراد ہیں جو انسان اپنے لئے بنا لیتا ہے۔ ایسے لوگ دیکھے گئے ہیں کہ جب انہیں ذرا بھی تکلیف یا مصیبت پہنچے یا کوئی اولاد مر جاوے تو فوراً خدا تعالیٰ سے تعلق توڑ بیٹھتے ہیں اور شکوہ اور شکایت کرنے لگتے ہیں۔ یہ سخت مشرک اور اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔ پس تم ایسے مت بنو اور اس قسم کے خیالات کو دل سے نکال دو اور اس کی ترکیب یہی ہے کہ نہایت خشوع اور خضوع کیساتھ اپنی نمازوں میں دعائیں کرو اور اس کی توفیق چاہو۔ ...... میں کھول کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری بیعت اس لئے کرتا ہے کہ اُسے بیٹا ملے یا فلاں عہدہ ملے یعنی شرطی باتوں پر بیعت کرتا ہے تو وہ آج نہیں کل نہیں ابھی الگ ہو جاوے اور چلا جاوے۔ مجھے ایسے آدمیوں کی ضرورت نہیں اور نہ خدا کو ان کی پروا ہے ...... یقیناً سمجھو۔ اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا اس کیلئے تمہیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے یہ دنیا اور اسکی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں مگر اس کی نعمتوں اور خوشیوں کا کوئی بھی انتہا نہیں ہے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص ان سب باتوں سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہی مومن ہے۔ اور جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اُسے چھوڑ دے یہ مت سمجھو کہ خدا ظالم ہے جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے کچھ کھوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ پا لیتا ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لو اور اولاد کی خواہش نہ کرو تو یقیناً اور ضروری سمجھو کہ اولاد مل جاوے گی۔ اور اگر مال کی خواہش نہ ہو تو وہ ضرور دیدے گا۔ تم دو کوششیں مت کرو کیونکہ ایک وقت وہ کوششیں نہیں ہو سکتی ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کی سعی کرو۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ ارشہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دُعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۴ ارشہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گذشتہ رات سے شدید درد کی تکلیف ہے اور طبیعت بہت ناساز ہے احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

ربوہ ۱۴ ارشہادت۔ محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کی بائیں آنکھ میں موتیا اتر رہا ہے ابھی موتیا پوری طرح نہیں اترا ہے جس کی وجہ سے اپریشن میں تاخیر ہو رہی ہے احباب جماعت کامیاب اپریشن اور بینائی کی مکمل بحالی کے لئے دعا کریں۔

ربوہ۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب لاہور میں دو ماہ زیر علاج رہنے کے بعد ربوہ واپس آگئی ہیں۔ بائیں ٹانگ پر شدید ورم ہے اور درد کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دُعا کریں۔

محترم عباد اللہ صاحب گیانی مینیجر الفضل لاہور سے لکھتے ہیں کہ اُن کی طبیعت آج کل ناساز ہے چکر آ رہے ہیں اور کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

تحریک دُعائے خاص

راولپنڈی سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ ۱۲ اپریل کو مکرم کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب نے محترمہ قیصرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کے پتّہ کا اپریشن کیا جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ پتّہ کی حالت گو بہت خراب تھی لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے احباب جماعت خاص توجہ اور الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین نیز ان کی چھوٹی لڑکی بھی بہت بیمار ہے احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ شہادت ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی

اگر انسان غور کرے تو دنیا میں تنہا نہیں ہے اور اس کی زندگی دوسرے انسانوں کے ساتھ درجہ بدرجہ وابستہ ہے۔ کوئی انسان بھی اپنی ذات میں خود کفیل نہیں ہو سکتا۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اگر اس کو سنبھالنے والے دوسرے افراد موجود نہ ہوں تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ سب سے پہلے تو بچہ کی ماں ہے جو اس کو پیدا ہوتے ہی اپنے سینہ سے لگا لیتی ہے اور قدرت نے جو خوراک بچہ کے لئے ماں کی چھاتیوں میں مہیا کی ہے اس کی ماں بچہ کو دیتی ہے اور اگر کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو وہ بھی مہیا کرتی ہے مثلاً بچہ کو موسم کے مطابق کپڑے پہناتی ہے اگر سردی ہو تو گرم لباس اور گرم بستر اس کے لئے تیار کرتی ہے۔ الغرض

اسی طرح آپ غور کریں تو انسان کی پیدائش سے لیکر موت تک اس کو مادی ضروریات کے لئے دوسروں کی ضرورت رہتی ہے اور وہ دوسروں کی مدد سے وہ ضروریات پوری کرتا ہے اس کے راستہ میں ہزاروں ایسے مقامات آتے ہیں جب وہ تنہا کچھ نہیں کر سکتا جوں جوں یہ متمدن دنیا میں داخل ہوتا ہے توں توں اس کی ضروریات بھی بڑھتی چلی جاتی ہیں اور جوں جوں اس کی ضروریات بڑھتی چلی جاتی ہیں توں توں اس کو دوسروں کی مدد کی زیادہ سے زیادہ ضرورت محسوس ہوتی رہتی ہے۔

یہ تو زندگی کی عام روش ہے لیکن انسان چاہتا ہے کہ وہ نہ صرف موجودہ ضروریات پوری کرے بلکہ آئندہ کے لئے بھی ایسے سامان مہیا کرے کہ اس کو مرتے دم تک کوئی تکلیف نہ ہو اور اس کی اولاد کو بھی پریشان نہ ہونا پڑے بلکہ وہ کوئی ذخیرہ ان کے لئے ایسا چھوڑے جو کم سے کم کچھ عرصہ تک ان کی ضروریات پوری کرے حتیٰ کہ وہ خود کمانے کے قابل ہو جائیں۔

جہاں تک انسانی عقل کام دیتی ہے ایسی ضروریات ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں اور کوئی دوسرا انسان ان ضروریات کی وجہ سے اس کی زندگی کو قابل الزام نہیں ٹھہرا سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ اکثر انسان اپنی ضروریات کی فہرست کو ضرورت سے زیادہ بڑھا لیتے ہیں مثلاً وہ صرف یہ نہیں چاہتے کہ ان کے کھانے پینے اور رہنے سہنے کی ضروریات اعتدال کے ساتھ پوری ہو جائیں بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ جس قدر دولت اور سامان وہ جمع کر سکتے ہیں کر لیں خواہ وہ سامان اور دولت ان کی سات پشتوں کے لئے بھی فاضل ہو جائے۔ دوسرے لفظوں میں اکثر انسان حرص کا شکار ہو جاتے ہیں وہ تمام دنیا کی دولت اور طاقت کو سمیٹنے کے لئے بے راہ روی کی حد تک چلے جاتے ہیں۔ چوری۔ ڈاکہ مکر و فریب دھوکا بازی سے دوسروں کے حقوق پر چھاپہ مارتے ہیں دوسروں کو خواہ ایک وقت کی روٹی بھی نصیب نہ ہو مگر وہ اپنے نعمت خانے بھرپور رکھنا چاہتے ہیں۔ یتیموں کا مال کھانے میں ان کو دریغ نہیں ہوتا وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ ان کی ذاتی خواہشات نہ صرف پوری ہو جائیں بلکہ خواہشات سے بہت زیادہ سامان ان کے پاس جمع ہو جائے۔

دنیا میں جتنے جرائم ہیں وہ اس خواہش کا نتیجہ ہیں اگر انسان اعتدال کے ساتھ اپنی زندگی گذاریں تو دنیا سے بہت سے جرائم کم ہو جاتے ہیں دنیا میں اس خواہش کی وجہ سے سرمایہ داری پیدا ہوتی ہے۔ اور جو لوگ ان سامانوں سے محروم ہوتے ہیں جو ایک سرمایہ دار کو میسر ہوتے ہیں تو دنیا میں عام بے اطمینانی پیدا ہو جاتی ہے مختلف تحریکیں پیدا ہوتی ہیں۔ کہیں تو بعض انسان دوسروں کی بجائے خود بڑے سرمایہ دار بننے کی کوشش کرتے ہیں اور کہیں بہت سے لوگ ملکر ایسی تحریکیں چلاتے ہیں کہ جن سے ایسا معاشرہ پیدا ہو جائے کوئی انسان ضروریاتِ زندگی سے محروم نہ ہو۔

دنیا میں خواہ کہیں بھی بدامنی پیدا ہو اس کی وجوہات یہی دو چیز ہیں۔ اول لوگ خود سرمایہ دار بننا چاہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ کوئی سرمایہ دار نہ ہو بلکہ رزق سب کو برابر ملے اور کوئی حاجتمند نہ رہے

یہ آخری الذکر بات ایسی ہے کہ اس میں کسی کا کوئی نقصان نہیں تاہم یہ اتنا معاملہ ہے کہ انسانی عقل اگر حل نہیں کر سکتی جس کی وجہ یہ ہے کہ انسان حقیقت اپنی زندگی کی تمام ضروریات پر حاوی نہیں ہو سکتا بہت سے ایسے عوامل ہیں جو اس کی عقل کی رسائی سے پرے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ مبعوث فرمایا ہے جو اپنے اپنے وقت میں انسان کو آرام کی زندگی گذارنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہدایات لاتے رہے ہیں۔ بہت سے لوگ ان ہدایتوں پر عمل کرتے ہیں اور اس طرح زندگی کا توازن قائم رہتا ہے مگر بہت سے لوگ اپنے مفادات کی خاطر ان ہدایات کی نافرمانی بھی کرتے ہیں تاہم آخر میں الٰہی ہدایات ہی قائم ہو جاتی ہیں خواہ عام انسان اس کو سمجھے یا نہ سمجھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو بطور مکمل دین کے بھیجا ہے اور اس میں رزق کی تقسیم کے بھی نہایت اعلیٰ اصول عطا فرمائے ہیں۔ اگر تمام انسان ان اصولوں پر کاربند ہو جائیں تو دنیا سے بہت سے فسادات ختم ہو جاتے ہیں اور ہر انسان اپنی زندگی کی ضروریات سے متمتع ہو سکتا ہے۔

میرا وطن۔ میرے اللہ کی پناہ میں ہے

وہ دل جو سرورِ عالم کی بارگاہ میں ہے
وہ نورِ حق کی تجلی کی جلوہ گاہ میں ہے
وہ طلعتوں کا خزانہ۔ جو اس نگاہ میں ہے
نہ لعل و زر میں نہاں ہے نہ مہر و ماہ میں ہے
نہیں یہ زینتِ گلشن کا وقت اے ہمدم
نہ بھول۔ تو حق و باطل کی رزمگاہ میں ہے
چمک رہی ہیں گھٹاؤں میں بجلیاں پیہم
سکوں نہ کنجِ چمن میں نہ خانقاہ میں ہے
میں نسلِ نو۔ پہ نظر کر کے ڈوب جاتا ہوں
کہ آنے والا زمانہ۔ میری نگاہ میں ہے
مگر اسی کے کرم کا ہے آسرا دل کو
مآلِ کار۔ کا حاصل بھی اس کی راہ میں ہے
ہزار شورشِ باطل ہو۔ یہ یقین ہے مجھے
میرا وطن۔ میرے اللہ کی پناہ میں ہے

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کا ذکرِ خیر

(از محترمہ بیگم صاحبہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم مقیم کینیڈا)

نواں شہر میں ہر روز شام کے وقت ایک ہندو دوست کے ساتھ سیر کے لئے جاتے اس سیر کا مقصد بھی تبلیغ ہی ہوتا تھا۔ راستہ میں جب نماز کا وقت ہو جاتا تو میاں صاحب وہیں نماز کے لئے اپنے خدا کے حضور میں کھڑے ہو جاتے۔ ایک دن اس ہندو دوست نے کہا کہ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں تو میں اسے شدت سے محسوس کرتا ہوں اور اور خدا کے خوف سے کانپ جاتا ہوں کہ آپ تو اس کے حضور میں کھڑے ہیں اور میں کھڑا دیکھ رہا ہوں۔ اُن کا نام پنڈت پرمانند تھا۔ وہ میاں صاحب کی تبلیغ کی وجہ سے اسلام کے بہت قریب تھے لیکن دنیا داریوں میں پھنسے ہوئے تھے کہ حق قبول کرنے کی توفیق نہ مل سکی

انہی دنوں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے بھی منعقد کرنا شروع کئے۔ ایک دفعہ چوہدری نعمت اللہ خان صاحب مرحوم جج کے بلانے پر جالندھر کے سیرت النبیؐ کے جلسے میں تقریر کے لئے چلے گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں باقی احمدیوں نے نواں شہر میں جلسہ منعقد کیا لیکن آس پاس کے دیہات سے آئے ہوئے شرپسند لوگوں نے جلسہ کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ میاں صاحب جالندھر سے واپس لوٹے اور جلسہ کے کامیاب نہ ہونے کی خبر سُنی تو دینی غیرت نے نہ برداشت نہ کیا کہ خاموشی سے اس بات کو بھول جایا جائے۔ چنانچہ اگلے اتوار کے دن جلسہ کا دوبارہ انتظام کیا گیا اور اس جلسہ میں شہر کے معززین کو فرداً فرداً مدعو کیا گیا جلسہ نہایت کامیاب رہا جلسہ کے صدر جو ایک معزز ہندو وکیل تھے نے صدارتی تقریر میں کہا کہ میں میاں صاحب مرحوم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے صدر بننے کی عزت دی اور پھر تقاریر سے ہمارے علم میں اضافہ کیا۔ میاں صاحب کے اس شہر میں آنے سے قبل ہم حضرت محمدؐ صاحب کے متعلق کچھ نہ جانتے تھے اور ان کی عظیم شخصیت اور اُن کے انسانیت کے لئے بے مثال کام ہم پر عیاں نہ تھے۔ اور اب میں محسوس کرتا ہوں کہ یتیمی کی حالت میں پیدا ہو کر ایک دُنیا پر چھا جاوے حضرت محمدؐ صاحب واقعی سچے نبی تھے۔

ایک دفعہ ہندوؤں نے پادری عبدالحق سے اسلام کے خلاف اپنے مندر کے احاطہ میں تقاریر کروائیں مسلمانوں نے میاں صاحب کو خبر دی چنانچہ وہ انہیں ساتھ لیکر جلسہ میں جا پہنچے۔ میاں صاحب نے سامعین کے درمیان میں سے پکار کر کہا کہ اگر تم اسلام پر حملہ کرو گے تو میں اس کا جواب تمہیں اسی وقت اور یہیں دُوں گا۔ پادری نے جواب دیا کہ چونکہ یہ جلسہ پرائیویٹ جگہ میں ہو رہا ہے اس لئے ہم کسی کو بولنے کی اجازت نہیں دیتے اس پر مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ پبلک جگہ پر جلسہ کریں اور اس کے اعتراضات کا جواب دیں۔

جب ہم لوگ نواں شہر گئے تھے اس وقت اُس شہر کوئی اور احمدی نہ تھا۔ اس لئے جمعہ نہ پڑھنے کی بہت کوفت محسوس ہوتی تھی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی بھائی چوہدری بشارت علی صاحب پوسٹ ماسٹر کو بھیج دیا۔ انہیں مل کر میاں صاحب بہت خوش ہوئے اور یوں محسوس ہُوا کہ انہیں دیر سے بچھڑا ہُوا بھائی مل گیا ہے۔ اور پھر مجھے ایک عجیب سماں نظر آنے لگا کہ میاں صاحب بڑے اہتمام کے ساتھ کچہری کا کام چھوڑ کر بھاگے بھاگے گھر پہنچتے اور چوہدری صاحب کے ساتھ مل کر جمعہ کی نماز پڑھتے۔ خود خطبہ پڑھاتے اور چوہدری صاحب اکیلے خطبہ سن رہے ہوتے۔ ایک اور احمدی اور ان کے دو جوان بیٹوں کا پتہ چل گیا اور اس طرح جمعہ کی نماز میں اب پانچ افراد شامل ہونے لگے۔ پھر آہستہ آہستہ گردونواح کے دیہات کے احمدیوں کو بھی خبر ملی تو وہ بھی باقاعدہ جمعہ میں شامل ہونے لگ گئے اور اس طرح قیام نماز جمعہ کا سلسلہ باقاعدہ طور پر جاری ہو گیا۔

۱۹۳۷ء میں میاں صاحب کا بہ حیثیت کورٹ آکشینر امرتسر میں تقرر ہُوا۔ نواں شہر میں میاں صاحب مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے آٹھ سال تک کام کرتے رہے۔ وہ ان نیک کاموں کو چھوڑ کر چلے جانا پسند نہ کرتے تھے لیکن کنبہ بڑھ رہا تھا اور آمد اتنی نہ تھی۔ اس کے علاوہ اب بچوں کی تعلیم کا بھی خیال تھا جس کا وہاں انتظام نہ تھا۔ لیکن امرتسر چلے آنے میں ایک بہت بڑی خوشی بھی پنہاں تھی۔ اور یہ خوشی قادیان سے قربت کی تھی۔ چلنے سے پہلے گردونواح کی احمدی جماعتوں اور نواں شہر کے معززین نے الوداعی دعوتیں دیں۔

ایک گاؤں کریم پورہ کی جماعت کے پریذیڈنٹ کے الوداعی الفاظ مجھے اب بھی یاد ہیں۔ اُن کی آواز بھرائی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہے تھے کہ میاں صاحب نواں شہر سے جا رہے ہیں اور ہم ایک مہربان۔ شفیق اور روحانی باپ سے محروم ہو رہے ہیں جب تک آپ یہاں تھے تو ہمیں احساس تھا کہ اگر ہم کسی دنیاوی مشکل میں مبتلا ہو گئے تو ہم آپ کو مدد کے لئے مستعد پائیں گے۔ اب ہم یہ نہیں جانتے کہ اس خلا کو کون پُر کرے گا۔ آپ جائیے اور ہماری دلی دُعائیں آپ کے ساتھ ہونگی۔

امرتسر میں میاں صاحب نے گھر میں داخل ہوتے ہی دینی ماحول پیدا کر دیا گیا۔ نمازیں باجماعت پڑھی جانیں لگیں اور اس ہندوؤں اور سکھوں کے علاقہ میں اذان۔ تلاوت قرآن مجید اور درس کی آوازیں آنے لگیں۔ ہر جمعہ کی شام کو ایک تربیتی جلسہ ہوتا جس میں ملازمین اور کنبے کے افراد کو جمع کیا جاتا اور ہر ایک کو باری باری تقریر کرنے کے لئے کہا جاتا۔ چونکہ امرتسر قادیان کے راستہ میں پہلا بڑا شہر تھا اس لئے عموماً مہمان آتے اور اس دینی فضا کو اور بھی جلا بخشتے۔

چونکہ بزرگان سلسلہ سے میاں صاحب کو بے حد پیار تھا۔ اس لئے وہ کوشش کرتے کہ کسی نہ کسی صورت اُن کو مہمان کریں۔ چنانچہ حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ راجیکی حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ ہمارے ہاں کئی مرتبہ تشریف لائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ ازراہ شفقت ہمارے ہاں کئی مرتبہ تشریف لائے۔ حضرت اماں جانؓ تین مرتبہ تشریف لائیں۔ ایک دفعہ حضرت اماں جانؓ نے فرمایا کہ میں جب کبھی امرتسر آتی ہوں تو کہتی ہوں کہ میاں میں شیخ بیگم (بیگم ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب) اور پھر میاں صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ ان کی بیوی کو ملے بغیر نہ جاؤں گی۔ اسی طرح حضرت ام ناصر احمد آپا مریمؓ (حضرت ام طاہرؓ) اور مہر آپا کئی مرتبہ تشریف لائیں۔ یہ ہمارے کنبے کے لئے کتنے خوشی کے دن تھے۔ ہمیں یوں محسوس ہوتا تھا کہ دونوں جہانوں کی خوشیاں ہمیں اسی جہان میں مل گئی ہیں۔ اور میرے میاں تو شاید ہم سے بھی زیادہ خوش ہوتے تھے جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کا امرتسر سے گذر ہوتا تو میاں صاحب بچوں کو لیکر بٹالہ والی سڑک پر یا ریلوے سٹیشن پر پہنچ جاتے اور حضور انہیں دیکھ کر اپنی کار رکوا لیتے بچے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور پھولوں کے ہار گلے میں پہناتے۔ ایک مرتبہ ہار پہناتے ہوئے محسوس ہُوا کہ میری بڑی لڑکی طاہر ذکیہ مرحومہ کا ہار چھوٹا تھا۔ حضور نے ہنستے ہوئے اپنی پگڑی سر سے اتار لی اور زمین پر جُھک کر ہار پہنوا لیا۔ جب میاں صاحب حضرت مصلح موعودؓ کا چہرہ مبارک دیکھ لیتے تو کئی دنوں تک جھومے جھومے پھرتے تھے۔

امرتسر میں کورٹ آکشینر مقرر ہونے پر گورنمنٹ آف انڈیا نے دس ہزار روپے کی نقد امانت طلب کی۔ ہمارے پاس اتنے پیسے نہ تھے اس لئے میاں صاحب بہت پریشان ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا۔ حضور جو میاں صاحب سے بے انتہا شفقت کا سلوک کرتے تھے نے بہت سی تجاویز گورنمنٹ آف انڈیا کو پیش کرنے کے لئے فرمایا۔ میاں صاحب نے امرتسر سے حضور کو فون پر عرض کیا کہ حکومت نے ہر تجویز کو نامنظور کر دیا ہے اور گورنمنٹ دس ہزار روپیہ نقد چاہتی ہے۔ حضور نے ایک لمحہ کی انتظار کے بغیر فرمایا کہ گھبراتے کیوں ہو ہم نقد ادا کر دیں گے۔ چنانچہ حضور نے روپے کا انتظام فرما دیا۔ حضور کی اس شفقت کا ذکر میاں صاحب آخری لمحوں تک کرتے رہے کہ باپ اپنے سگے بیٹے کو بھی اتنی بڑی رقم دینے سے قبل کچھ سوچے گا لیکن حضور نے ایک لمحہ کے لئے بھی توقف نہ کیا۔ ۱۹۳۸ء یا ۱۹۳۹ء کی بات ہے کہ مسٹر کھوسلہ ہندو سیشن جج نے گورداسپور کی عدالت میں کسی مقدمہ کا فیصلہ تعصب کی وجہ سے نہ صرف جماعت کے خلاف کیا بلکہ کئی بڑے ریمارکس پاس کئے۔ اس سلسلہ میں میاں صاحب کو اس کے متعلق مضمون لکھنے کے لئے کہا گیا یہ مضمون پھر کتابچہ کی صورت میں "مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ پر ایک تنقیدی نظر" کے عنوان سے شائع ہُوا۔ قادیان میں ایک دن آپ برادرم مکرم مرزا عبدالحق صاحب کے ساتھ ریتی چھلہ کی طرف جا رہے تھے۔ راستہ میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ سے ملاقات ہو گئی۔ دونوں دوست کھڑے ہو گئے۔ بات چیت کے دوران میں برادرم مرزا صاحب نے حضرت ڈاکٹر صاحبؓ سے پوچھا کہ کھوسلہ کے فیصلہ پر جو کتاب لکھی گئی ہے وہ آپ نے پڑھی ہے۔ آپ کے خیال میں وہ بہت سخت تو نہیں ہے۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے میاں صاحب کی طرف دیکھا جو مسکرا رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحبؓ نے ہنس کر فرمایا۔ اچھا اب میں سمجھا کہ یہ کتاب تو میاں صاحب نے لکھی ہے۔ ہائی کورٹ میں اپیل کی گئی اور فیصلہ جماعت کے حق میں ہُوا بلکہ فاضل جج نے لکھا کہ مسٹر کھوسلہ نے سخت تعصب سے کام لیا ہے۔

ان دنوں امرتسر کے امیر جماعت ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب تھے۔ میاں صاحب

نائب امیر مقرر ہوئے اور اس حیثیت میں جب تک ہم امرتسر میں رہے سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔

میاں صاحب امرتسر میں محکمہ قضا قادیان کی طرف سے اہل کمشن مقرر تھے جہاں متنازعہ فی امور میں طرفین کے بیانات کو قلمبند کر کے اور اپنے ریمارکس لکھ کر قادیان بھیجنا آپ کا کام تھا۔

قادیان میں آپ چھوٹے قاضی تھے۔ ہر ہفتہ کی شام کو امرتسر سے قادیان چلے جاتے۔ ہفتہ کی رات اور اتوار کا دن رہنے کے بعد اتوار کی شام کو واپس لوٹ آتے۔ ۳۶ گھنٹے قادیان اور اہلِ قادیان کی قربت میں گذارنے کے بعد اُن میں پھر ایک زندگی اور خوشی کی لہر دوڑ جاتی اور سات دن بعد پھر یہ محسوس ہوتا کہ اُن کی زندگی میں خوشی کا دیا جلانے کے لئے قادیان جانا ضروری ہے۔

۱۹۴۷ء میں جون کے مہینے میں ہم سب قادیان چلے آئے۔ باقی کنبہ تو ستمبر میں لاہور آ گیا لیکن آپ اپنے دو بڑے لڑکوں عزیزان محمد طاہر اور محمد منیر اور داماد عزیزم محمد حسین ساجد کے ساتھ قادیان میں رہے۔ آپ قادیان سے آخری کانوائے میں ۸ ؍نومبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان پہنچے اور آتے ہی اپنے آقا کے حضور میں حاضری دی کہ جن سے ملے انہیں تقریباً تین ماہ ہو چکے تھے۔

جنوری ۱۹۴۸ء میں ہم لوگ راولپنڈی مستقل سکونت کے لئے چلے گئے یہاں آ کر میاں صاحب نے ازسرِ نو وکالت کی پریکٹس شروع کی۔ قادیان اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ سے دوری شاید سب تکلیفوں سے زیادہ تکلیف تھی اور ان کے مقابلے میں ہجرت کی تکلیف مالی تنگی نئی جگہ کچھ بھی حیثیت نہ رکھتی تھی۔

راولپنڈی کے قیام کے دوران میں جن سلسلہ کی خدمات کا موقع ملا ان کا علم مجھ سے زیادہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کو ہے ایک قابلِ ذکر خدمت مسجد نور راولپنڈی کی تعمیر اور اس کی تکمیل تھی قیام پاکستان سے قبل نمازیں ایک مکان میں جسے مسجد کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا ادا کی جاتی تھیں۔ لیکن چونکہ اب جماعت کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا اس لئے مسجد کی کمی شدت سے محسوس ہونے لگی اور ایک وسیع مسجد کی ضرورت تھی جو جماعت کی ہر طرح کی ضروریات کو پورا کر سکے لیکن زمین کا حصول ایک امرِ محال تھا۔ چنانچہ میاں صاحب کے اشارہ سے شیخ احمد دین صاحب مرحوم کو مکان کے لئے سیٹلائٹ ٹاؤن میں زمین خریدنے کے لئے کہا گیا جنہوں نے زمین خرید لی تھی غالباً دو سال بعد زمین انجمن احمدیہ راولپنڈی کے پاس بیچ دی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے اس پرانے مکان واقع مری روڈ کو دیکھا تو فرمایا کہ چونکہ یہ شہر کے اندر واقع ہے اسلئے اسے مسجد کی شکل دے کر تعمیر کیا جائے اور نئی مسجد بعد میں بنائی جائے۔ چنانچہ نئی مسجد کا کام اسی وقت روک دیا گیا۔ لیکن اب یہ مرحلہ پیش آیا کہ اگر یہ مکان گرا دیا جائے تو پھر نمازیں کہاں ادا کی جائیں گی۔ میاں صاحب نے اپنا مکان پیش کیا کہ جب تک مسجد تیار نہ ہو جائے ان کے مکان میں نمازیں ادا کی جائیں۔ اور پھر ڈیڑھ سال تک کہ جب تک مسجد بن نہ گئی نمازیں ہمارے مکان میں ادا ہوتی رہیں۔ مسجد کی تعمیر کے لئے وقارِ عمل منایا جانے لگا۔ بزرگانِ سلسلہ اور میاں صاحب سب مل کر اینٹیں اور گارا اٹھانے اور ایک وجد کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے میں مشغول ہو جاتے۔ جب ہمارے گھر پہ نمازِ جمعہ ادا ہوتی تو ہر خطبہ میں یہی فرماتے کہ جو برکت مسجد کو ہے وہ اس گھر کو نہیں ہے۔ اس لئے جلدی کرو اور مسجد کی تعمیر مکمل کرو۔ میں کبھی نہ چاہوں گا کہ میرے گھر پہ نماز نہ پڑھی جائے لیکن میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی برکات ہم پہ نازل ہوں۔ وہ ہر جمعہ کے خطبہ میں اتنا زور دیتے کہ ایک مرتبہ میں نے کہا کہ خود ہی تو گھر نماز کے لئے پیش کیا تھا اور اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ یہ نہیں چاہتے کہ نماز ہمارے گھر پہ ادا ہوا کرے۔ کہنے لگے کہ نہیں اسی ایک طریقہ سے مسجد کی تکمیل جلدی ہو گی اور چندہ اکٹھا ہو گا۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کو علم ہے کہ مسجد ڈیڑھ سال کے عرصہ میں مکمل ہو گئی مکان بنانے والے معمار کہتے کہ ایک دن میں جماعت احمدیہ اتنا کام کر ڈالتی ہے کہ ہم باقی چھ دنوں میں بھی اتنا نہیں کر پاتے۔ ابھی فرش کے پلستر ختم نہ ہونے پائے تھے کہ نمازیں ادا کی جانے لگیں۔

مسجد کے علاوہ میں دو مقدمات کا ذکر بھی کرنا چاہتی ہوں۔ اُن دنوں ایک جج عورت راولپنڈی میں تبدیل ہو کر آئیں۔ میاں صاحب اُن کی عدالت میں پیش ہونے سے بہت ہچکچاتے اور کہتے کہ ہم وکلا کا یہ طریقہ ہے کہ ہم بحث کرتے وقت جج کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھتے ہیں تا بحث کا اثر محسوس ہو سکے۔ لیکن اب اگر میں اس عورت جج کی طرف دیکھوں گا تو یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو گا۔

میاں صاحب کے پاس بہت سے مقدمات صرف اس لئے بھی آتے کہ لوگ یہ جانتے تھے کہ نہ صرف وہ وکیل ہیں بلکہ ان کو علوم دینیہ پہ بھی عبور حاصل ہے۔ اور ان کے دل میں ایک غیرت ہے اور جب بھی موقع پڑے گا تو یہ اُس کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے۔ ان کی اس بات کی دور دور تک شہرت تھی۔ ایک مرتبہ ایک صاحب ڈیرہ غازی خان سے آئے اور کہا کہ میں یہ سن کر آیا ہوں کہ آپ دین کے عالم بھی ہیں اور وکیل بھی اور یہ کہ ایسے مقدمات جن کا فیصلہ شرع کی رو سے ہونا ہوتا ہے آپ کے پاس کافی آتے ہیں۔ اب میں ایک ایسے ہی معاملہ میں مشورہ کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ میری ایک عزیزہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کے خاوند نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ یہ بچہ اس کی اولاد نہیں ہے اس لئے اس کی جائداد کا بھی وارث نہیں ہے اس پر میاں صاحب نے فقہ کا یہ مسئلہ دکھایا کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تیری بیوی کے ہاں جو تیری چھت کے نیچے حمل کے نو ماہ گذار چکی ہو تو وہ تیرا بچہ ہو گا اور تیری جائداد کا وارث ہو گا۔ یہ صاحب یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ ایک مرتبہ ایک جج اور وکیل مخالف دونوں نے وراثت کی تقسیم کے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس پر میاں صاحب انہیں لکھواتے گئے اور وہ دونوں لکھتے گئے اور مقدمہ کا فیصلہ اسی کے مطابق ہوا۔

میاں صاحب سنایا کرتے تھے کہ وہ ۱۹۱۷ء ـ ۱۹۱۸ء سے مجلسِ شوریٰ کے ممبر چلے آ رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ مصلح موعود جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق سخت ذہین و فہیم تھے کی نگاہ دوربین نے یہ بات دیکھ لی تھی کہ یہ لاہور کالج میں تعلیم پانے والا نوجوان سمجھدار اور دل میں اسلام کی محبت اور غیرت رکھنے والا ہے اس لئے حضور نے اپنا دستِ شفقت میاں صاحب کے سر پہ ہمیشہ رکھا اور اس طرح انہیں سلسلہ احمدیہ کے لئے ایک مفید وجود بنا دیا۔ ایک دفعہ مجلس شوریٰ میں لڑکیوں کے رشتوں کی دقتوں کا معاملہ پیش ہوا۔ اور اس پر کسی صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ چونکہ جماعتِ احمدیہ میں لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے زیادہ ہے اس لئے یہ مشکل پیش آ رہی ہے اس پر میاں صاحب نے کہا کہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جس قوم کی ترقی منظور ہو اس میں لڑکوں کی تعداد ہمیشہ لڑکیوں سے زیادہ ہوتی ہے اور جماعتِ احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ جماعت کو ترقی دے گا اس لئے یہ امر قرینِ قیاس نہیں ہے کہ لڑکیوں کی تعداد جماعت میں زیادہ ہے۔ چونکہ لڑکیاں لڑکوں کی نسبت تعلیم میں بڑھ گئی ہیں اس لئے رشتوں ناطوں میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ اگر رشتہ ناطہ کرتے وقت تعلیمی استعداد کو روک نہ بنایا جائے تو یہ مشکل آسان ہو جائے گی۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کے عہدیداران کا اجلاس

مرکز کی طرف سے قائدین کی شمولیت

مورخہ ۴ ؍شہادت ؍اپریل ۱۳۵۰ھش بروز اتوار گوجرانوالہ شہر میں مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کے عہدیداران انصار اللہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قائمقام صدر مجلس انصار اللہ نے ادا فرمائے۔ اس اجلاس میں بائیس مجالس کے عہدیداران نے شرکت کی۔ تلاوتِ قرآن پاک اور عہد دہرانے کے بعد محترم قائمقام صدر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا نام کی کوئی چیز بھی موثر نہیں ہوتی انصار اللہ کی مجلس کا نام اس امر کا متقاضی ہے کہ اس کے ساتھ کام بھی ہو کام میں علاوہ دیگر ذمہ داریوں کے اپنی تربیت اور اپنی اولاد کی عمدہ تربیت بھی شامل ہے۔ قوموں کی لمبی اور کامیاب زندگی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان کی نئی نسل اپنے سینوں کو نور قرآن اور عمل کی روشنی سے منور کر کے اپنے کندھوں پر پڑنے والی ذمہ داریوں کو اٹھانے کی اہلیت اپنے اندر پیدا کرے۔

اس اجلاس میں مرکز کی طرف سے علاوہ قائمقام صدر کے مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہوئے۔

۱۔ مکرم محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم ۲۔ مکرم محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید ۳۔ مکرم محترم ملک محمد رفیق صاحب قائد مال ۴۔ مکرم محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نائب قائد اصلاح و ارشاد اور خاکسار محمد ابراہیم سیکرٹری برائے صدر

افتتاحی خطاب کے بعد قائدین کرام نے عہدیداران سے خطاب کیا اور اپنے اپنے شعبہ کے لائحہ عمل کی روشنی میں ہدایات دیں۔ قیادت اصلاح و ارشاد کی ہدایات کے وقت عہدیداران کو یہ موقع دیا گیا کہ وہ اصلاح و ارشاد کے ذاتی واقعات سنائیں۔ چیدہ چیدہ عہدیداران نے بہت ہی ایمان افروز اور بیش قیمت تجربات بیان کئے اس طرح مرکز اور مجالس ماتحت کے عہدیداران کے مل کر بیٹھنے اور دین متین کی اشاعت کے مختلف ذرائع سوچنے کا موقع میسر آیا۔ ایک دوسرے سے ذاتی تعارف اخوت و مودت میں اضافہ کا باعث ہوا۔ یہ اجلاس قریباً پونے تین گھنٹے جاری رہا۔

مہمانوں کے قیام و طعام کے سلسلہ میں محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر گوجرانوالہ نے خاص تعاون فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

محمد ابراہیم سیکرٹری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک "وقف جدید" کی اہمیت

از مکرم کولمبس خاں صاحب بی اے

(قسط نمبر ۲)

پیش نظر

حضور رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے احباب جماعت نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق تعاون کیا۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت پاکستان میں سو سے زائد وقف جدید کے مراکز ہیں جہاں دین محمد کے متوالے جن کے دلوں میں دنیا کی محبت سرد ہو چکی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے دن رات مصائب اور مشکلات کو بشاشت سے قبول کرتے ہوئے انتھک محنت کر رہے ہیں۔ اس تحریک کو جاری ہوئے بارہ سال ہو چکے اور یہ عظیم الشان مقصد یعنی غلبہ اسلام کی طرف منزل بہ منزل بڑھ رہی ہے۔ اس وقت تک ساڑھے چھ ہزار کے قریب افراد حق کو قبول کر چکے ہیں۔ ان میں سات سو کے لگ بھگ تھر پارکر کے دور افتادہ علاقہ کے رہنے والے نو مسلم بھی شامل ہیں۔ صدیوں کی جہالت نے جن کی آنکھوں پر پردے ڈال دئے تھے اب انہی میں سے اسلام کے شیدائی ابھر رہے ہیں اور ہندومت کے موجودہ انسانیت سوز فلسفہ کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں اور وہ موعود دن قریب سے قریب تر ہو رہا ہے۔ جب دنیا اسلام کی گود میں پناہ لینے پر مجبور ہوگی وہی ہوگا ہماری فتح و کامیابی کا دن

تحریک دفتر اطفال وقف جدید

وقف جدید کی اہمیت کے پیش نظر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی اس میں پوری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ حضور نے اپنے خطبات میں جماعت کو وقف جدید کی مالی اور افرادی لحاظ سے اعانت کی تاکید فرمائی۔ حضور نے اسی سلسلہ میں ایک نئی تحریک دفتر اطفال وقف جدید کا بھی آغاز فرمایا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ نے تمام احمدی بچوں سے اپیل کی کہ وہ وقف جدید میں حصہ لیں اور ...... ہر ماہ کم از کم ایک اٹھنی وقف جدید کے لئے ادا کیا کریں اور ایسے بچے جن کے والدین نیکی کرنے اور ثواب کمانے کی خواہش تو موجود ہو لیکن مالی لحاظ سے ان کی حالت ایسی ہو کہ گھر کا ہر بچہ اس تحریک میں ایک اٹھنی ماہوار نہ دے سکے تو ایسے خاندان کے سارے بچے ملکر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دیں اسطرح خاندان کے سارے بھائی اور بہن ثواب میں شریک ہو جائیں گی لیکن بچے بہرحال بڑوں کی راہنمائی اور سہارے کے محتاج ہوتے ہیں انہیں نیکی کرنے کے گر سکھانے کی ضرورت ہوتی ہے حضور ایدہ اللہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں :-

"جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کے لئے ان کی نماز کی بلوغت سے پہلے نماز پڑھانے کی تلقین کی ہے اس طرح ان مالی قربانیوں کے لئے جو فرض کے طور پر ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں اس فرض کے عائد ہونے سے پہلے ہمارے بچوں کی تربیت ہو جائیگی اور جب وہ فرض ان پر عائد ہوگا تو وہ خوشی اور بشاشت سے مالی جہاد میں شامل ہوں گے"

(خطبہ جمعہ ۶۶ء)

حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک پر جماعت کے ننھے منے بچے بھی مالی جہاد میں مصروف ہیں۔ یہ ننھی فوج جب تک جوان ہوگی ان کی قربانیوں سے پروان چڑھنے والی تحریک مستحکم ہو چکی ہوگی انشاء اللہ۔

حضور نے جماعت پر جن ذمہ داریوں کا ذکر فرمایا۔ ان میں سے پہلی یہ ہے کہ دوست اپنے آپ کو اس وقف کے لئے پیش کریں اور اس تحریک کے اخراجات کے لئے مالی اعانت کریں اس کے بعد وقف جدید کے معلمین کے ساتھ تعاون کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا اور تحریک کی کامیابی کے لئے دعا کرنا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں دعا تمام تدبیروں کا شہتیر ہے۔

جماعت نے یوں تو خدا کے فضل سے ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیا ہے لیکن موجودہ وقت تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی کوششوں کی رفتار کو تیز کریں۔

وقف جدید تحریک جدید کی پہلی منزل

"یہ تحریک جدید کی پہلی منزل ہے جس پر آئندہ تحریک جدید کی اور ان تمام شاندار کاموں کی بنیاد ڈالی جائے گی جو تمام دنیا کے ممالک میں اسلام کی تبلیغ کو پھیلائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہم پاکستان میں جماعتوں کو مضبوط نہیں کرتے اور جب تک پہلے دار الہجرت کا علاقہ فتح نہیں ہوتا اس وقت تک کسی اور فتح کے خواب دیکھنا بالکل بے معنی بات ہے ہمیں ضرور اور ضرور اپنی بنیاد کو مضبوط کرنا پڑے گا جب تک پاکستان میں ہماری جماعت اتنی مضبوط نہیں ہو جاتی کہ وہ اسلام اور احمدیت کے قوام کا کام دے اور وہ نگرانی کرے کہ احمدیت کا حلیہ بگاڑا تو نہیں جاتا وہ اس بات کی اہل ہو کہ وہ احمدیت کو دنیا کے سامنے اپنی صحیح صورت نہ پیش کرے بلکہ اس کی نگرانی بھی کرے اور حفاظت بھی کرے۔

(از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بر موقعہ مجلس مشاورت)

65

دعا

وقف جدید کے متعلق خطبہ ارشاد فرماتے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل دعا فرمائی تھی جو آج بھی ہر احمدی کے دل کی پکار ہے :-

"اے خدا تو اپنی مدد بھیج ...... تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دنیا پر غالب آجائے اور عیسائی اور ہندو اور دوسرے تمام مذاہب کے پیرو مغلوب ہو جائیں اور دنیا کے گوشے گوشے میں مسجدیں بن جائیں اور اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز سے سارا یورپ اور امریکہ گونج اٹھے۔

خطبہ جمعہ ۲۱/۲/۵۸

سکینت قلب کی بحالی

وعدہ جات تحریک جدید تاخیر سے بھجوانے کی تلافی کا بابرکت طریق

ہمارے سلسلہ کے ایک مربی جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں باقاعدگی سے اور نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں، امسال اپنا وعدہ بعض مشکلات کی وجہ سے نہ بھجوا سکے چنانچہ وہ اپنے ایک حالیہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"آج بجلی کے کرنٹ کی طرح یہ بات میرے دل میں داخل ہو گئی کہ اس کا حل تحریک جدید ہے .... بہت بہت استغفار کیا اور حل یہی سوجھا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی روح مبارک کو خوش کرنے کے لئے اپنا بقایا تحریک جدید پورا کیا جائے پھر بہت ممکن ہے میری خوشی اور سکینت قلب مجھے لوٹ کر پہلے سے بہتر شکل میں عطا فرمائی جائے"

اس اظہار حقیقت کے ساتھ ہی انہوں نے -/۲۵۰ روپے کا وعدہ اور -/۱۰۰ روپے کا چیک بھجوایا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ جن دوستوں نے کسی مجبوری کے تحت وعدہ نہیں بھجوایا۔ اب وہ اس کی تلافی اس طرح فرمائیں کہ جس قدر ہو سکے نقد ادائیگی بھی فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ ریڑھ کی ہڈی کے اپریشن کے بعد ربوہ آگئی ہوئی ہیں اور ابھی زخم مندمل نہیں ہوا اور تکلیف ہے گو پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ احباب جماعت کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں

(محمد رشید دار النصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

ہر قائد مجلس کا یہ فرض ہے کہ اپنی مجلس کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں ارسال کرے بعض قائدین رپورٹ اس لئے نہیں بھجواتے کہ یا تو کام ہوا نہیں یا تھوڑا ہوا ہے۔ جسقدر بھی کام ہو۔ اس کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں تا مرکز مجالس کی صحیح راہنمائی کر سکے یہ رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک آنی چاہیئے جن قائدین نے ابھی تک گذشتہ مہینوں کی رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ فوری توجہ فرما کر ساری رپورٹیں مرکز میں ارسال کریں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ سے ضروری التماس

ہمارے سالِ رواں کا چھٹا ماہ بھی شروع ہوگیا ہے۔ آپ کوشش فرمائیں کہ اس ماہ کے آخر تک آپ کی وصولی نصف بجٹ کے مطابق ضرور ہو جائے۔ اسی طرح سالانہ اجتماع اور تعمیر ہال کے چندہ کی وصولی کو بھی تدریجی بجٹ کے مطابق بنائیں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت کا تقاضا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی مالی قربانی کی طرف جن حکیمانہ الفاظ میں ہمیں متوجہ فرمایا ہے وہ ذیل میں ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔ فرمایا

" اگر ہم آج کی ضرورت کا تقاضا پورا نہیں کرتے تو پہلے جو تقاضے ہم نے پورے کئے وہ بھی رائیگاں جائیں گے کیونکہ ان کا آخری اور حقیقی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ لیکن اگر ہم نے اپنی پہلی کوششوں کے نتیجہ میں اپنی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آج کی ضرورتوں کو پورا کر دیں تو پھر ہمارا ایک قدم آگے بڑھ گیا اور پھر اگلے سال ہمارا ایک اور قدم آگے بڑھ جائے گا اور ساری دنیا کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہو جائے گی "

جملہ افراد جماعت اس پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قیمتی گھڑی کس کی ہے؟

جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے دوسرے دن ایک نہایت قیمتی گھڑی عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب کیمسٹ نے مجھے دی کہ یہ مجھے آج کے اجلاس سے واپسی پر راہ میں ملی ہے۔ چونکہ یہ زنانہ گھڑی تھی۔ لہذا یہ گھڑی مجھ سے عزیزہ بشریٰ شاہدہ صاحبہ بنت حکیم شیخ محمد اسماعیل صاحب فاضل غلہ منڈی ربوہ نے اعلان کر کے اصل مالک تک پہنچانے کے لئے لے لی تھی۔ چونکہ ابھی تک ان کی طرف سے یا دفتر کی طرف سے جو اعلان گمشدہ اشیاء کا ہوا ہے ان میں یہ گھڑی درج نہیں ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جس کی گھڑی گم ہوئی ہو وہ نشانی بتا کر عزیزہ بشریٰ شاہدہ صاحبہ ربوہ سے حاصل کر سکتا ہے۔ (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مربوکے)

زعماء انصار اللہ کے انتخابات

گذشتہ ماہ نبوت/نومبر میں امراء/صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء/زعماء اعلیٰ کے انتخابات کروا کے اپنی سفارش کے مطابق رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے بھیج دیں۔ الحمدللہ کہ بہت سے امراء/صدر صاحبان نے اس سلسلے میں تعاون فرماتے ہوئے انتخابات مرکز میں بھجوا دیئے ہیں لیکن بعض مجالس میں ابھی انتخاب ہونے باقی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ جن مجالس میں ابھی انتخاب نہیں ہوا وہاں کے امراء/صدر صاحبان از راہ کرم اپنی اوّلین فرصت میں انتخاب کروا کے منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اراکین انصار اللہ کی فوری توجہ کیلئے

زعیم انصار اللہ لکھر سے رسید بک ۱۴۰۸ گم ہو گئی ہے اس لئے تمام اراکین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ آئندہ اس رسید بک پر کسی کو چندہ ادا نہ فرمادیں۔ بصورت دیگر مرکز اس رسید بک پر ادا شدہ چندہ کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

زمیندار احباب توجہ فرمائیں

آج کل تخمی بیریوں کو پیوند کرنے کا موسم چل رہا ہے اس لئے زمیندار احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاں بیریوں کو پیوند کرنے کا انتظام کریں اور بیر کے پھل کی کوالٹی اور مقدار کو بہتر بنائیں۔ اس سلسلہ میں اپنے علاقہ میں محکمہ زراعت کے باغبانی سے متعلق کارکنان اسسٹنٹ ہارٹیکلچرل آفیسر۔ زراعت انسپکٹر یا فیلڈ اسسٹنٹ سے مل کر پیوند کے لئے چشمہ جات حاصل کریں اور ان سے مزید مشورہ بھی لیں۔

ربوہ کے جو احباب بیریاں پیوند کروانا چاہتے ہوں وہ دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع کریں تاکہ ان کے لئے ایک پروگرام کے تحت کام کروایا جائے

(وکیل الزراعت تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم چوہدری محمد خان صاحب گوندل آف چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا کا ہرنیا کا اپریشن سول ہسپتال سرگودھا میں ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ مگر ضعف ہو گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد اکبر زاہد بی اے کارکن مجلس نصرت جہاں ربوہ)

۲ میری خالہ جان محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد اللطیف صاحب مرحوم منیجر ریسرچ آفیسر سمن آباد لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری خالہ جان محترمہ کو کامل صحت عطا فرمائے

(جلال الدین شاد مشہد ایران)

۳ جماعت احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات کے مخلص دوست اور انصار اللہ کے سابق زعیم مدت سے بوجہ کینسر بیمار چلے آتے ہیں اور آج کل سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(صوفی عنایت اللہ معلم وقف جدید شیخ پور ضلع گجرات)

عزیز کریانہ سٹور برائے فروخت
دکان میں باردانہ اور فروخت سامان موجود ہے۔ ضرورت مند مندرجہ ذیل پتہ پر آکر بات کرلیں
پتہ: قریشی اکمل مارکیٹ
گولبازار۔ ربوہ

زدجام عشق اعصاب اور پٹھوں کیلئے لاجواب ٹانک نیز مردانہ طاقت میں بے مثال مکمل کورس ۲۰ روپئے تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (ب) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں یہ وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (ج) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل ۲۰۳۹۸

میں چوہدری محمد الدین ولد چوہدری فتح دین صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ اراضی زرعی ۴۳ گھماؤں مالیتی ۵۱,۰۰۰/- روپے
۲۔ دو عدد بھینس شیر خوار ۱۶۰۰/- ”
۳۔ مشترکہ ٹیوب ویل میں ۱/۴ حصہ ۲۵۰۰/- ”
۴۔ پرانا ٹوکہ چارہ کاٹنے والا ۷۰/-

کل میزان ۵۶,۱۷۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: چوہدری محمد الدین صدر جماعت احمدیہ چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد: حکیم عبدالرحمن معلم اصلاح و ارشاد آنبہ۔ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: ظہیرالدین۔ چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۰۳۹۹

میں بی بی حبوڑ زوجہ چوہدری رحمت علی صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت جنوری ۱۹۶۸ء ساکن چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر وصول شدہ ۳۲/۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: بی بی حبوڑ سکنہ چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: چوہدری کمال الدین چوڑاسگھر
گواہ شد: چوہدری محمد الدین چوڑاسگھر ضلع ”

مسل نمبر ۲۰۴۰۰

میں رشید احمد ولد چوہدری کمال الدین صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: رشید احمد چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: چوہدری کمال الدین والد موصی چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: چوہدری محمد الدین چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۴۰۱

میں شریف احمد ولد چوہدری کمال الدین صاحب۔ قوم گوجر پیشہ خدمت والد معذور عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: شریف احمد ساکن چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: چوہدری کمال الدین چوڑاسگھر۔
گواہ شد: چوہدری محمد الدین چوڑاسگھر۔

مسل ۲۰۴۰۲

میں فضل بی بی اہلیہ چوہدری محمد الدین صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری، عمر ۴۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد رقم وصول شدہ حق مہر ۵۲۰/-
۲۔ زیور طلائی ایک تولہ نو ماشہ ۲۸۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: فضل بی بی اہلیہ چوہدری محمد الدین چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: چوہدری محمد الدین صاحب ” ”
گواہ شد: چوہدری کمال دین صاحب ” ”

مسل نمبر ۲۰۴۰۳

میں مقصودہ اختر زوجہ عبدالغفار صاحب خالد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۹۴/ج۔ب ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مقصودہ اختر۔ چک ۹۴/ج ب ڈاکخانہ چک ۹۳ ج۔ب۔ ضلع لائل پور
گواہ شد: علی محمد چک ۱۳۱/ج ب ضلع لائل پور
گواہ شد: محمد الدین صدر جماعت احمدیہ چک ۹۴ ج ب ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۴۰۴

میں فاطمہ بی بی بیوہ اللہ بخش صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوڑاسگھر ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

نقد ۵۸۰/- روپے
ایک بھینس ایک جھوٹی جس میں ۱/۵ حصہ ہے کل مالیتی ۱۳۰۰/- ”
حق مہر وصول شدہ ۳۲/۵۰ ”

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: فاطمہ بی بی بیوہ اللہ بخش صاحب ساکن چوڑاسگھر۔ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: حکیم عبدالرحمن معلم اصلاح و ارشاد آنبہ۔ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: چوہدری محمد الدین۔ صدر جماعت احمدیہ چوڑاسگھر۔ ضلع شیخوپورہ۔

ضرورت ہے

ضرورت مالی۔ منشی۔ و بیلداران

مستعد محنتی۔ دیانتدار۔ اور صحت مند مالی جو پھل۔ سبزی۔ پیوند۔ اور نرسری کا عملی تجربہ رکھتا ہو۔ منشی جو زمیندارہ لین دین اور کام کرا سکتا ہو۔ بیلدار جو زمیندارہ کرنا جانتے ہوں۔

ضرورت مند دوست جو ربوہ سے نصف میل پر مفت رہائش رکھنا چاہتے ہوں تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ فوری طور پر ملیں

فرزند علی (چیمہ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا

وہ اپنے بندوں کی تائید میں ہمیشہ اپنے نشانات دکھاتا رہتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہم نے دیکھا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اکثر لوگ اپنی امانتیں رکھواتے تھے اور آپ اس میں سے ضرورت پر خرچ کرتے رہتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس طرح رزق دیتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ ہم نے دیکھا کہ امانت رکھوانے والا آپ کے پاس آتا اور کہتا کہ مجھے روپیہ کی ضرورت ہے۔ میری امانت مجھے واپس دے دی جائے آپ کی طبیعت بڑی سادہ تھی اور معمولی سے معمولی کاغذ کو بھی آپ ضائع کرنا پسند نہیں کیا کرتے تھے۔ جب کسی نے مطالبہ کرنا تو آپ نے ردی سا کاغذ اٹھانا اور اس پر اپنے گھر والوں کو لکھ دینا کہ امانت میں سے دو سو روپیہ بھجوا دیا جائے۔ اندر سے بعض دفعہ جواب آتا کہ روپیہ تو خرچ ہو چکا ہے یا اتنے روپے ہیں اور اتنے روپوں کی کمی ہے۔ آپ نے اسے فرمانا کہ ذرا ٹھہر جاؤ۔ ابھی روپیہ آ جاتا ہے۔ اتنے میں ہم نے دیکھنا کہ کوئی شخص دھوتی باندھے ہوئے جوناگڑھ یا بمبئی کا رہنے والا چلا آ رہا ہے اور اس نے آکر اتنا ہی روپیہ آپ کو پیش کر دینا۔

ایک دفعہ تو لطیفہ ہوا کسی نے اپنا روپیہ مانگا۔ اس دن آپ کے پاس کوئی روپیہ نہیں تھا۔ مگر اسی وقت ایک شخص علاج کے لئے آگیا اور اس نے ایک پڑیہ میں کچھ رقم لپیٹ کر آپ کے سامنے رکھ دی۔ حافظ روشن علی صاحب کو علم تھا کہ روپیہ مانگنے والا کتنا روپیہ مانگتا ہے۔ آپ نے حافظ صاحب سے فرمایا کہ دیکھو اس میں کتنی رقم ہے۔ انہوں نے گنا تو کہنے لگے بس اتنی ہی رقم ہے جتنی رقم کی حضور کو ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا یہ اسی کو دے دو۔ اسی طرح آپ ایک پرانے بزرگ کا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک قرضخواہ ان کے پاس آگیا اور اس نے کہا کہ آپ نے میری اتنی رقم دینی ہے اور اس پر اتنا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب آپ میرا روپیہ ادا کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس تو ہے نہیں جب آئے گا دے دوں گا۔ وہ کہنے لگا تم بڑے بزرگ بنے پھرتے ہو اور قرض لے کر ادا نہیں کرتے۔ یہ کہاں کی شرافت ہے اتنے میں وہاں ایک حلوا بیچنے والا لڑکا آگیا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ آٹھ آنے کا حلوہ دے دو۔ لڑکے نے حلوہ دے دیا اور انہوں نے وہ حلوہ اس قارض کو کھلا دیا۔ لڑکا کہنے لگا کہ میرے پیسے میرے حوالے کیجئے۔ وہ کہنے لگے تم آٹھ آنے مانگتے ہو اور میرے پاس تو دو آنے بھی نہیں۔ وہ لڑکا شور مچانے لگ گیا۔ یہ دیکھ کر وہ قرض خواہ کہنے لگا کہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ میری رقم تو ماری ہی تھی اس غریب کی اٹھنی بھی ہضم کر لی۔ غرض وہ دونوں شور مچاتے رہے اور وہ بزرگ اطمینان سے اپنی جگہ بیٹھے رہے اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے اپنی جیب سے ایک پڑیہ نکال کر انہیں پیش کی اور کہا کہ فلاں امیر نے آپ کو نذرانہ بھیجا ہے انہوں نے اسے کھولا تو اس میں روپے تو اتنے ہی تھے جتنے قرض خواہ مانگتا تھا مگر اس میں اٹھنی نہیں تھی۔ کہنے لگے یہ میری پڑیہ نہیں اسے واپس لے جاؤ۔ یہ سنتے ہی اس کا رنگ فق ہو گیا۔ اور اس نے جھٹ اپنی جیب سے ایک دوسری پڑیہ نکالی اور کہنے لگا مجھ سے غلطی ہو گئی ہے آپ کی پڑیہ یہ ہے انہوں نے اسے کھولا تو اس میں اتنے ہی روپے تھے جو قارض مانگ رہا تھا اور ایک اٹھنی بھی تھی انہوں نے دونوں کو بلایا اور وہ روپے انہیں دے دیئے۔ غرض زندہ خدا اپنے بندوں کی تائید میں ہمیشہ اپنے نشانات دکھاتا رہتا ہے۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۵۷۹-۵۸۰)

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کی رجسٹریشن مکمل ہو گئی

احمدی ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کی رجسٹریشن مکمل ہو گئی ہے۔ ایسوسی ایشن کی برانچ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں قائم ہو چکی ہے اور برطانیہ اور افریقہ میں ایسوسی ایشن کی شاخیں کھولنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ ایسوسی ایشن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق قائم کی گئی ہے اور اس کا قیام "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی سکیم کے قیام کے ساتھ تعلق رکھتا ہے ایسوسی ایشن کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ احمدی ڈاکٹر متحد ہو کر اسلام۔ احمدیت اور مخلوق خدا کی خدمت کریں اور جس جگہ بھی دنیا میں احمدی ڈاکٹر موجود ہوں وہ ایسوسی ایشن کے ساتھ تعاون کر کے اس کے ان اہم مقاصد کی تکمیل کے لئے کوشش کر سکیں۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ ایسوسی ایشن کو تمام احمدی ڈاکٹروں کا اور ان کے کوائف کا علم ہو تاکہ انکو ممبر بنایا جا سکے اور اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنے ممبران کے مشوروں اور خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اس سلسلے میں خاکسار تمام احمدی ڈاکٹروں سے گذارش کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اس ایسوسی ایشن کا ممبر بننے کے لئے خاکسار سے رابطہ قائم کریں نیز ایسے حضرات سے جو ایسے ڈاکٹروں کے رشتہ دار ہیں جو باہر کے ممالک میں مقیم ہیں ان سے خاکسار کی گذارش ہے کہ وہ اپنے رشتہ دار ڈاکٹر صاحبان کے نام۔ پتہ اور دیگر کوائف سے خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ ان سے رابطہ قائم کیا جا سکے۔

خاکسار ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
سیکرٹری۔ ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن فضل عمر ہسپتال ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد سعید خان صاحب (جو ڈاکٹر غفور الحق صاحب مرحوم کی نسبتی ہمشیرہ اور خاکسار کی ممانی ہیں) راولپنڈی میں شدید طور پر بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ نور الحق۔ ربوہ)

۲۔ مکرم مبشر احمد صاحب کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب کو دوبارہ بخار ہو گیا ہے۔ صحت میں اتار چڑھاؤ کی کیفیت چل رہی ہے۔ اس لئے حالت ہنوز تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب جماعت آپ کی کامل صحتیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

دس روپے نقد انعام ۱۰/-

مبلغ ۷۰/- روپے غلہ منڈی اور گولبازار کے درمیان یا کسی اور جگہ کہیں گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملیں مہربانی فرما کر اس پتہ پر پہنچا کر دس روپے انعام حاصل کریں اور شکریہ کا موقع دیں۔

رفیق احمد معرفت ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴